

## 125909-اگر کوئی کپنی کسی صارف کے ساتھ کاریا پر اپنی رینٹ کا معابدہ ایسے کرے کہ وہ آخر کار بیج بن جائے، تو اس کا کیا حکم ہے؟

### سوال

ہمارے ہاں تو نہ میں ایسی کپنیاں ہیں جو اپنے آپ کو ریٹل کپنی قرار دیتی ہیں، یہ صارف کے مطابق پر گاڑیاں اور پر اپنی خرید کر پہلے اپنے نام رجسٹر کرواتی ہیں اور پھر مقررہ مدت کے لیے صارف کو کرائے پر دیتی ہیں جو کہ آخر کار بیج میں بدل جاتا ہے، واضح رہے کہ یہ کپنیاں کرانے پر دیتے ہوئے مناف بھی کمائی ہیں، اس میں کرایہ دار کو قم فراہم نہیں کی جاتی بلکہ کپنی خود متعلقہ چیز خرید کر اپنے نام لگوائی ہے اور صارف کو اس کی ملکیت تبھی حاصل ہوتی ہے جب کرایہ داری کے معابدے کے مطابق آخری قطدا ہو جائے، تو سوال یہ ہے کہ کیا اس طرح سے لین دین کرنا جائز ہے؟ یا یہ در پر دہ سود کے زمرے میں آتا ہے؟

### پسندیدہ جواب

آپ نے سوال میں جو صورت ذکر کی ہے یہ "اجارہ منتہی بالتمیک" کہلاتا ہے، اس کی جائز اور ناجائز دونوں طرح کی صورتیں ہیں۔

چنانچہ اگر کپنی کی طرف سے صارف کو مثلاً: گاڑی میونڈ مدت کے لیے کرایہ پر دی جاتی ہے، اور پھر گاڑی کی ملکیت خود بغير کسی نئے معابدے کے صارف کی جانب منتقل ہو جاتی ہے کہ اجارے کا معابدہ ختم ہوتے ہی بیج میں خود بخوبی تبدیل ہو جائے تو یہ حرام صورت ہے۔

اسی طرح اگر کپنی کی جانب سے صارف کے ساتھ عقد اجارہ اور عقد بیج ایک ہی وقت میں اٹھا کیا جائے تو یہ بھی جائز نہیں ہے؛ کیونکہ اس طرح ایک ہی بیج میں دو مختلف کاروباری معابدے جمع ہو جائیں گے۔

جبکہ جائز صورتوں میں سے ایک یہ ہے کہ: عقد اجارہ کے ساتھ بیج کا وعدہ شامل ہو، پھر جب عقد اجارہ ختم ہو تو موجہ اور مستاجر مخصوص قیمت پر بیج کریں تو یہ جائز ہے۔

اسی طرح یہ بھی جائز صورت ہے کہ عقد اجارہ کے ساتھ یہ بھی معابدہ ہو کہ کرایہ پر دی گئی چیز صارف کو تحفہ دے دی جائے گی لیکن تحفہ کو مکمل کرایہ ادا کرنے کے ساتھ مullen کیا جائے۔ یا پھر عقد اجارہ کے ساتھ یہ بھی شامل ہو کہ مکمل کرایہ ادا کرنے پر وہ چیز صارف کو تحفہ دینے کا وعدہ ہو۔ تو یہ بھی جائز صورت ہے۔

تاہم تمام جائز صورتوں میں یہ شرط ہے کہ اجارہ حقیقی معنوں میں اجارہ ہو، در پر دہ بیج نہ ہو، چنانچہ کرایہ پر دی جانے والی چیز گاڑی یا مکان کا ضامن موجہ یعنی مالک ہو، مستاجر نہ ہو، اسی طرح کرایہ داری کی مدت کے دوران اس چیز کی مرمت اور اصلاح کی ذمہ داری بھی موجہ پر ہو مستاجر پر نہ ہو، یہ دونوں چیزیں بیج میں نہیں ہوتیں؛ کیونکہ بیج کی صورت میں مشتری ضامن بھی ہوتا ہے اور اس کی اصلاح و مرمت بھی بیج کا معابدہ ہوتے ہی مشتری پر عائد ہو جاتی ہے۔

جیسے کہ "الموسوعة الفقهية الكويتية" (1/286) میں ہے کہ:

"دوران کرایہ داری کرائے کی چیز کی اصلاح و مرمت کی شرط مستاجر پر لگانا جائز نہیں ہے؛ کیونکہ اس طرح معاملے کا پتہ نہیں چلے گا کہ یہ اجارہ ہے یا بیج؟ بلکہ اس سے عقد اجارہ تمام فقہ مذاہب کے مطابق منفعت طور پر فاسد ہو جائے گا۔" ختم شد

اسلامی فقہ اکادمی کی جانب سے "اجارہ منتہی بالتمیک" کے متعلق قرار داد جاری کی جا چکی ہے، اور اس میں جائز اور ممنوع شکوں کی وضاحت ہے، ہم اس کے متعلق تفصیلات سوال نمبر: (97625) میں بیان کرچکے ہیں۔

اس بارے میں مزید کے لیے آپ سوال نمبر: (14304) کا جواب ملاحظہ کریں۔

اگر کپنی کی جانب سے کرایہ ایڈوانس ادائیگی کی صورت میں طلب کیا جاتا ہے کہ جسے بعد میں کرایہ سے منہا کر دیا جائے گا تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے، لیکن کپنی کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ اگر مستاجر کرایہ داری کی مدت مکمل نہیں کرتا تو اس ساری رقم پر قبضہ کر لے، ہاں صرف اتنی رقم رکھ سکتی ہے جتنی دبروہ چیز مستاجر کے پاس رہی ہے۔

ہم آپ کو یہ مشورہ دیں گے کہ آپ اس کپنی کے معابدے کے تمام شرائط و ضوابط لے کر اسلامی میش کے ماہرین کے سامنے پیش کریں اور ان سے رہنمائی لیں۔

واللہ اعلم